

Page 1.

LESSON 153 سورہ الہف CHAPTER 15 e 16

آیت 60: یہاں سے لیکر پورے سبق تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر کا قصہ بیان ہوا جو انہوں نے حضرت خضر سے ملاقات کرنے کے لیے طے کیا۔ یہ اللہ کے حکم سے ہوا تھا تو اسکی ضرورت کیوں پیش آتی تھی؟

جواب: ایک موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "میں ہوں" اور وحی کے ذریعے اللہ نے انکو اطلاع دی کہ ایک نبی (خضر) کے نام کا زیادہ بڑا عالم ہے۔ اس پر حضرت موسیٰ نے ان سے ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی اور اللہ نے انکو عیناً دیکھا۔

اس پورے واقعہ میں بھارت کے پیر قوم یہ کھل کی باتیں نقلتی ہیں۔
 1) سب سے پہلے تو یہ کہ اپنے علم پر ناز نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ کے حوالے سے بات کرنی چاہیے کہ وہ بہتر جانتے والا ہے۔ Allah Knows Best
 2) کئی دوسرے کے علم سے بھی مستعملہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ انکو حاصل کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔

آیت 61-64: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یوشع بن نون (علیہ السلام) ساتھ چلے گئے۔ وہ دونوں جب دونوں دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو وہاں مچھلی بھول گئے جو دریا میں کود کر اپنا راستہ بنا کر جا چکی تھی اور وہ آگے نکل گئے یہی وہ تھی کہ حضرت موسیٰ اب تک چلے گئے اس سے کیا پتہ چلا؟

جواب: منزل سے آگے نکلنے کی وجہ سے ٹھکن محسوس ہوئی۔ ورنہ میں کام میں دل لگتا ہے ٹھکن کا احساس نہیں ہوتا لیکن اگر بھٹک جائیں تو دل پر بوجھ پڑتا ہے۔

سوال: تو کیا اسکا مطلب یہ ہے کہ دین کے کاموں میں ٹھکن کا اظہار نہیں کر سکتے ایسے سوچ کر کہ کھل فضاغ نہ ہو جائے؟

جواب: ایسا نہیں ہے۔ انسان ہونے کے ناطے منہ سے یہ جملہ نکل سکتا ہے کہ "میں بھٹک گئی"۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر فضاغ نہیں کرتا۔